

معاصر مالیاتی مسائل کے حل میں الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کا اجتہادی منہج: اسلامی مالیاتی اداروں کی تطبیقات کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

The Ijtihādī Methodology of Sheikh Mustafa Al-Zarqa in Resolving Contemporary Financial Issues: An Analytical Study of Its Applications in Islamic Financial Institutions

Waqas Munir Kyani

M.Phil. Scholer, Department of Islamic Studies, Green International University, Lahore

waqasmunirkyani619@gmail.com

Dr. Hafiz Falak Shair Faizi

Assistant Professor, Department of Islamic Thought and Civilization, University of Management & Technology, Sialkot Campus.

falak.shair@skt.umt.edu.pk

Abstract

This study examines the *ijtihādī* methodology of Sheikh Mustafa Al-Zarqa in addressing contemporary financial issues, with particular emphasis on its applications in Islamic financial institutions. Sheikh Al-Zarqa is recognized as one of the most influential contemporary Muslim jurists who successfully integrated classical Islamic jurisprudence with the evolving needs of modern economic and financial systems. His methodology is founded upon the principles of the *Qur'an* and *Sunnah*, legal maxims (*Qawā'id Fiqhiyyah*), *Maqāsid al-Sharī'ah*, public interest (*Maṣlaḥah*), custom ('*Urf*), and collective *ijtihād*. The study adopts a descriptive, analytical, and qualitative research approach to explore the practical implementation of his juristic thought in Islamic banking, *Takaful*, and contemporary Islamic financial contracts. It further evaluates the influence of his ideas on *Shariah* supervisory boards, Islamic financial institutions, and international *fiqh* academies. The findings reveal that Sheikh Al-Zarqa's methodology provides a balanced framework that preserves the objectives of Islamic law while responding effectively to contemporary financial developments. His emphasis on genuine commercial transactions, justice, transparency, and avoidance of legal stratagems has significantly contributed to the credibility and sustainability of Islamic finance. The study concludes that his juristic approach remains highly relevant for addressing emerging financial challenges and strengthening the *Sharī'ah* governance of Islamic financial institutions.

Keywords: Sheikh Mustafa Al-Zarqa, Islamic Finance, Islamic Banking, *Takaful*, *Ijtihād*, Legal Maxims, *Maqāsid al-Sharī'ah*.

اسلامی مالیاتی ادارے ایسے اقتصادی ادارے ہیں جو اپنی تمام سرگرمیوں کو اسلامی شریعت کے اصولوں کے مطابق انجام دیتے ہیں۔ ان اداروں کی بنیاد سود سے اجتناب، حلال تجارت، باہمی تعاون اور عادلانہ سرمایہ کاری پر قائم ہوتی ہے۔ اسلامی مالیاتی نظام کا مقصد صرف مالی منافع حاصل کرنا نہیں بلکہ ایک ایسا اقتصادی ماحول پیدا کرنا ہے جس میں عدل، معاشرتی فلاح اور اقتصادی استحکام کو فروغ حاصل ہو۔ الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کے نزدیک اسلامی مالیاتی ادارے اسلامی معیشت کی عملی تعبیر ہیں، جن کے ذریعے جدید دور میں شریعت کے معاشی اصول نافذ کیے جاسکتے ہیں۔

جدید سرمایہ دارانہ نظام میں سود، مالیاتی استحصال اور ناجائز سرمایہ کاری کے بڑھتے ہوئے رجحانات نے اسلامی مالیاتی اداروں کی ضرورت کو نمایاں کیا۔ اسلامی مالیاتی ادارے سودی نظام کے متبادل کے طور پر سامنے آئے تاکہ مسلمانوں کو حلال اور شرعی بنیادوں پر مالی خدمات فراہم کی جاسکیں۔ الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے اس بات پر زور دیا کہ اسلامی معیشت انسانی فلاح اور معاشرتی انصاف کے اصولوں پر قائم ہوتی ہے، اس لیے جدید دور میں اسلامی مالیاتی اداروں کا قیام وقت کی اہم ضرورت ہے۔¹

1 الزرقاء، مصطفیٰ الزرقاء، الفقہ الاسلامی فی ثوبہ الجدید، دار الفکر، دمشق، 1968ء، ص 997۔

اسلامی مالیاتی اداروں کی بنیادی خصوصیات

اسلامی مالیاتی ادارے سودی لین دین سے مکمل اجتناب کرتے ہیں اور نفع و نقصان میں شراکت کے اصول کو اپناتے ہیں۔ ان اداروں میں سرمایہ کاری صرف ان شعبوں میں کی جاتی ہے جو شریعت کے مطابق جائز ہوں، جیسے تجارت، صنعت اور حلال خدمات۔ اسلامی مالیاتی ادارے معاشرتی ذمہ داری، شفافیت اور اخلاقی تجارت کو بنیادی اہمیت دیتے ہیں۔ ان اداروں میں حقیقی اثاثوں اور عملی تجارت کو ترجیح دی جاتی ہے، جس سے معیشت میں استحکام پیدا ہوتا ہے۔²

اسلامی مالیاتی اداروں کی اقسام

اسلامی مالیاتی اداروں میں اسلامی بینک، تکافل کمپنیاں، اسلامی سرمایہ کاری فنڈز، وقف اور زکوٰۃ کے ادارے، اور اسلامی مائیکرو فنانس ادارے شامل ہیں۔ اسلامی بینک مراہجہ، مضاربہ، مشارکہ، اجارہ، سلم اور استصناع جیسے شرعی عقود کے ذریعے مالی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ تکافل کمپنیاں باہمی تعاون اور اجتماعی ذمہ داری کے اصول پر قائم ہوتی ہیں اور روایتی بیمہ کے اسلامی متبادل کے طور پر کام کرتی ہیں۔³

اسلامی بینکاری معاصر اسلامی مالیاتی نظام کا سب سے اہم شعبہ تصور کیا جاتا ہے۔ اسلامی بینک سودی قرض کے بجائے حقیقی تجارت اور سرمایہ کاری کے ذریعے مالیاتی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے اسلامی بینکاری کو معاصر اسلامی معیشت کی اہم پیش رفت قرار دیا اور اس کے فقہی و اصولی استحکام پر زور دیا۔⁴

اسلامی مالیاتی اداروں اور مقاصد شریعت کا تعلق

اسلامی مالیاتی اداروں کا بنیادی مقصد مقاصد شریعت کا تحفظ ہے، خصوصاً مال کے تحفظ، عدل کے قیام اور معاشرتی توازن کے فروغ کے حوالے سے ان اداروں کے ذریعے دولت کی منصفانہ تقسیم اور اقتصادی استحصال کے خاتمے کی کوشش کی جاتی ہے۔ الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کے نزدیک اسلامی مالیاتی نظام صرف اقتصادی سرگرمی نہیں بلکہ ایک اخلاقی اور سماجی ذمہ داری بھی ہے۔⁵

موجودہ دور میں اسلامی مالیاتی ادارے عالمی سطح پر تیزی سے فروغ پا رہے ہیں اور متعدد ممالک میں اسلامی بینک اور مالیاتی کمپنیاں کامیابی سے کام کر رہی ہیں۔ عالمی مالیاتی بھرجانوں کے بعد اسلامی مالیاتی نظام کو نسبتاً محفوظ اور مستحکم ماڈل سمجھا جانے لگا، کیونکہ اس کی بنیاد حقیقی تجارت اور اثاثہ جاتی سرمایہ کاری پر قائم ہے۔ اسلامی مالیاتی اداروں نے معاصر اقتصادی دنیا میں اسلامی شریعت کی عملی افادیت کو نمایاں کیا ہے۔

اسلامی مالیاتی فکر میں الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کا مقام

معاصر اسلامی اقتصادی فکر میں الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کو ایک ممتاز فقیہ، اصولی مفکر اور جدید مالیاتی اجتہاد کے نمائندہ عالم کی حیثیت حاصل ہے۔ انہوں نے اسلامی فقہ کو جدید معاشی اور مالیاتی مسائل کے مطابق پیش کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا اور ایسے اصولی نتائج متعین کیے جن سے عصر حاضر کے اسلامی مالیاتی ادارے وسیع استفادہ کر رہے ہیں۔ الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے اسلامی مالیاتی فکر کو محض روایتی فقہی مباحث تک محدود نہیں رکھا بلکہ جدید اقتصادی نظام، بینکاری، بیمہ، سرمایہ کاری اور مالیاتی معاہدات کے تناظر میں فقہ اسلامی کی تطبیق کی۔ ان کے نزدیک اسلامی معیشت ایک مکمل اخلاقی اور سماجی نظام ہے، جس کا مقصد صرف سرمایہ کی گردش نہیں بلکہ عدل اجتماعی، انسانی فلاح اور معاشی استحکام کا قیام بھی ہے۔⁶ اسی طرح الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کی فقہی فکر کی ایک نمایاں خصوصیت فقہ اور جدید معاشیات کے درمیان تطبیقی منہج ہے۔ انہوں نے جدید اقتصادی

12 السنهوري، عبد الرزاق السنهوري، مصادر الحق في الفقه الإسلامي، دار إحياء التراث العربي، بيروت، 1954ء، ج 1، ص 503۔

3 الزرقاء، مصطفیٰ الزرقاء، نظام التأمين حقيقة والرأي الشرعي فيه، دار القلم، دمشق، 1984ء، ص 71۔

4 الزحيلي، محمد الزحيلي، مصطفیٰ الزرقاء فقهياً وأصولياً، ص 1341۔

5 الزرقاء، مصطفیٰ الزرقاء، الفقه الإسلامي في ثوبه الجديد، ص 1017۔

6 القرضاوي، يوسف القرضاوي، دور القيم والأخلاق في الاقتصاد الإسلامي، ص 203۔

اصطلاحات، سرمایہ کاری کے طریقوں اور مالیاتی نظام کا گہرا مطالعہ کیا اور ان مسائل کو فقہی اصولوں کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کی۔ اسی وجہ سے ان کی تصانیف خصوصاً المدخل الفقہی العام اور الفقہ الاسلامی فی ثوبہ الجدید اسلامی اقتصادی فکر میں بنیادی مراجع کی حیثیت رکھتی ہیں۔⁷

اسلامی بینکاری کے فروغ میں کردار

اسلامی بینکاری کے نظریاتی اور فقہی استحکام میں الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کی خدمات نہایت اہم ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اسلامی بینکاری کو صرف سودی بینکاری کے ظاہری متبادل تک محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ اسے حقیقی شرعی اصولوں، عدل اور معاشرتی ذمہ داری پر قائم ہونا چاہیے۔ انہوں نے مراضہ، مضاربہ، مشارکہ اور اجارہ جیسے عقود کی جدید تطبیقات کو فقہی بنیاد فراہم کی، جس سے اسلامی بینکاری کے عملی ڈھانچے کو تقویت ملی۔

الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے انشورنس کے مسئلے پر بھی معاصر اسلامی فکر میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے روایتی بیمہ کے بعض پہلوؤں پر تنقید کرتے ہوئے تعاونی تکافل کے تصور کو اسلامی اصولوں کے مطابق ایک قابل قبول متبادل کے طور پر پیش کیا۔ ان کی تصنیف نظام التأمين حقیقہ والراعی الشرعی فیہ اسلامی تکافل کے فقہی مباحث میں بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔⁸

الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے جدید مالیاتی مسائل کے حل میں فقہی قواعد سے وسیع استفادہ کیا۔ انہوں نے الضرر یزال، المشقة تجلب التيسير، العادة محكمة اور الأمور بمقاصدها جیسے قواعد کو جدید اقتصادی معاملات میں مؤثر بنیاد کے طور پر استعمال کیا۔ ان کے نزدیک یہی فقہی قواعد اسلامی مالیاتی نظام کو عصری تقاضوں کے مطابق قابل عمل بناتے ہیں۔

معاصر اسلامی مالیاتی اداروں پر اثرات

الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کی فقہی فکر نے معاصر اسلامی بینکاری، تکافل کمپنیوں اور اسلامی مالیاتی اداروں پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ متعدد شرعی بورڈز، فقہی اکیڈمیوں اور اسلامی اقتصادی اداروں نے ان کے اجتہادی اصولوں اور فقہی آراء سے استفادہ کیا۔ اسلامی مالیاتی اداروں میں جدید عقود اور شرعی معاہدات کی تشکیل میں ان کے منہج کی جھلک واضح طور پر دیکھی جاسکتی ہے۔⁹

اگرچہ الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کی فقہی فکر کو معاصر اسلامی مالیاتی دنیا میں بڑی پذیرائی حاصل ہوئی، تاہم بعض علماء نے ان کے بعض اجتہادی رجحانات پر تنقید بھی کی۔ بعض ناقدین کے نزدیک انہوں نے جدید مالیاتی مسائل میں مصلحت اور ضرورت کے اصول کو زیادہ وسعت دی، جبکہ ان کے حامیوں کے مطابق ان کا منہج دراصل شریعت کی روح اور معاصر تقاضوں کے درمیان توازن قائم کرنے کی ایک کامیاب کوشش ہے۔

اسلامی بینکاری میں الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کے منہج کی تطبیقات

معاصر اسلامی مالیاتی نظام میں اسلامی بینکاری کو ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔ اسلامی بینکوں نے سودی نظام کے متبادل کے طور پر ایسے مالیاتی اصول متعارف کروائے جو اسلامی شریعت، عدل اجتماعی اور اخلاقی معیشت پر مبنی ہیں۔ اس میدان میں الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کی فقہی اور اجتہادی خدمات نہایت اہم ہیں۔ انہوں نے جدید بینکاری کے مسائل کا فقہی جائزہ لے کر ایسے اصولی منہج پیش کیے جنہوں نے اسلامی بینکاری کے نظریاتی اور عملی ڈھانچے کو مضبوط کیا۔ الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کے نزدیک اسلامی بینکاری صرف سود سے اجتناب کا نام نہیں بلکہ ایک مکمل اقتصادی اور اخلاقی نظام ہے، جو شراکت، تعاون، عدل اور حقیقی تجارت کے اصولوں پر قائم ہوتا ہے۔ ان کے فقہی منہج نے اسلامی بینکاری کی جدید تطبیقات کو شرعی بنیاد فراہم کی اور معاصر اسلامی مالیاتی اداروں کو ایک متوازن اجتہادی راستہ دکھایا۔¹⁰

7 عثمانی، محمد تقی عثمانی، مقدمة فی التمويل الاسلامی، مکتبة معارف القرآن، کراتچی، 2009ء، ص 83۔

8 الزحیلی، محمد الزحیلی، مصطفیٰ الزرقاء فقیہاً وأصولیاً، ص 1433۔

9 الزرقاء، مصطفیٰ الزرقاء، المدخل الفقہی العام، ج 1، ص 1441۔

10 الزرقاء، یوسف الزرقاء، دور القیم والأخلاق فی الاقتصاد الاسلامی، ص 221۔

مراجمہ کی تطبیق

مراجمہ اسلامی بینکاری میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والا عقد ہے۔ الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے مراجمہ کی جدید تطبیقات کو اصولی طور پر جائز قرار دیا، بشرطیکہ اس میں حقیقی خرید و فروخت، ملکیت کی منتقلی اور ذمہ داری کا تحقق موجود ہو۔ انہوں نے واضح کیا کہ اگر مراجمہ کو صرف سودی قرض کے متبادل کے طور پر استعمال کیا جائے اور حقیقی تجارتی عناصر موجود نہ ہوں تو یہ شریعت کے مقاصد کے خلاف ہوگا۔ اسی لیے ان کے منہج میں مراجمہ کا اصل مقصد تجارت کو فروغ دینا اور سرمایہ کاری کو حقیقی معاشی سرگرمیوں سے مربوط کرنا ہے۔¹¹

الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے مضاربہ اور مشارکہ کو اسلامی بینکاری کا بنیادی ستون قرار دیا۔ ان کے نزدیک یہ عقود سرمایہ اور محنت کے درمیان عادلانہ شراکت کو فروغ دیتے ہیں اور سرمایہ دارانہ استحصال کے خاتمے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اسلامی بینکوں کو چاہیے کہ وہ مضاربہ اور مشارکہ جیسے شرعی عقود کو زیادہ فروغ دیں تاکہ اسلامی معیشت کی حقیقی روح برقرار رہ سکے۔

اجارہ کی جدید صورتیں

الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے اجارہ اور اجارہ منہجیہ بالتملیک جیسے جدید مالیاتی معاہدات کا فقہی جائزہ لیا اور ان کی شرعی حدود متعین کیں۔ ان کے نزدیک اجارہ اس وقت جائز ہے جب اس میں ملکیت، منفعت اور ذمہ داری کے اصول واضح طور پر موجود ہوں۔ انہوں نے جدید اسلامی بینکوں میں اجارہ کے استعمال کو ایک مفید مالیاتی ذریعہ قرار دیا، کیونکہ اس کے ذریعے حقیقی اثاثہ جاتی سرمایہ کاری کو فروغ ملتا ہے۔¹²

فقہی قواعد کی تطبیق

الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے اسلامی بینکاری میں فقہی قواعد کے استعمال کو بنیادی اہمیت دی۔ انہوں نے المصور یزال، المشقة تجلب التيسير، العادة محكمة اور الأمور بمقاصدھا جیسے قواعد کو جدید بینکاری مسائل کے حل میں مؤثر بنیاد کے طور پر استعمال کیا۔ ان کے نزدیک فقہی قواعد اسلامی بینکاری کو معاصر مالیاتی پیچیدگیوں کے مطابق قابل عمل بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔¹³

الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کے منہج میں اسلامی بینکاری کا اصل مقصد مقاصد شریعت کا تحفظ ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اسلامی مالیاتی نظام کو انسانی فلاح، معاشرتی عدل، سرمایہ کی منصفانہ تقسیم اور معاشی استحکام کو فروغ دینا چاہیے۔ اسی وجہ سے وہ ایسے مالیاتی معاملات کے مخالف تھے جو معاشی ظلم، استحصال یا غیر حقیقی سرمایہ کاری کا سبب بنیں۔

جدید مالیاتی ضروریات اور اجتہاد

الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے جدید بینکاری کے مسائل میں اجتہاد کی ضرورت پر زور دیا۔ ان کے نزدیک معاصر اقتصادی دنیا میں نئے مالیاتی مسائل مسلسل پیدا ہو رہے ہیں، اس لیے فقہاء اسلام کو مقاصد شریعت اور فقہی اصولوں کی روشنی میں اجتہادی حل پیش کرنے چاہئیں۔ اسی وجہ سے ان کی فقہی فکر اسلامی مالیاتی اداروں اور شرعی بورڈز کے لیے رہنمائی کا اہم ذریعہ بنی۔¹⁴

11 أبو غدة، عبد الستار أبو غدة، بحوث في المعاملات والتمويل الإسلامي، مجموعة دولة البركة، جدة، 2001ء، ص 127۔

12 السنهوري، عبد الرزاق السنهوري، مصادر الحق في الفقه الإسلامي، ج 1، ص 621۔

13 الزحيلي، وهبة الزحيلي، الفقه الإسلامي وأدلت، ج 5، ص 4321۔

14 أبو غدة، عبد الستار أبو غدة، بحوث في المعاملات والتمويل الإسلامي، ص 139۔

اسلامی بینکاری کے شرعی ضوابط

الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے اسلامی بینکاری کے لیے چند بنیادی شرعی اصول متعین کیے، جن میں سود سے مکمل اجتناب، حقیقی تجارت، شفاف معاہدات اور معاشرتی ذمہ داری شامل ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اسلامی بینکوں کو صرف نام کے اسلامی ادارے نہیں ہونا چاہیے بلکہ ان کی عملی سرگرمیاں بھی مکمل طور پر شریعت کے مطابق ہونی چاہئیں۔¹⁵

الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کی فقہی فکر نے معاصر اسلامی بینکوں اور مالیاتی اداروں پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ متعدد اسلامی بینکوں کے شرعی بورڈز نے ان کے اجتہادی اصولوں اور فقہی آراء سے استفادہ کیا، خصوصاً مریضہ، اجارہ، تکافل اور سرمایہ کاری کے مسائل میں۔ ان کے منہج نے اسلامی بینکاری کو ایک متوازن، اصولی اور عملی بنیاد فراہم کی۔

تکافل (اسلامی انشورنس) میں الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کی عملی صورتیں

معاصر اسلامی مالیاتی نظام میں تکافل اسلامی انشورنس کو ایک اہم اور مؤثر شعبے کی حیثیت حاصل ہے۔ جدید دور میں تجارتی، معاشی اور سماجی خطرات کے بڑھنے کے باعث انشورنس انسانی زندگی اور کاروباری نظام کی اہم ضرورت بن چکی ہے۔ تاہم روایتی تجارتی بیمہ میں سود، غرر اور قمار جیسے عناصر کی موجودگی کے باعث فقہاء اسلام نے اس پر مختلف آراء پیش کیے۔ انہی معاصر فقہاء میں الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کا نام نہایت اہمیت کا حامل ہے، جنہوں نے انشورنس کے مسئلے کا اصولی اور اجتہادی جائزہ لے کر اسلامی تکافل کے تصور کو علمی بنیاد فراہم کی۔ الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے تکافل کے تصور کو اسلامی شریعت کے مقاصد، باہمی تعاون اور اجتماعی ذمہ داری کے اصولوں کے مطابق قرار دیا۔ ان کے نزدیک جدید معاشرتی اور اقتصادی حالات میں ایسے اجتماعی نظام کی ضرورت تھی جو افراد کو مالی خطرات سے تحفظ فراہم کرے اور ساتھ ہی شریعت کے اصولوں سے ہم آہنگ بھی ہو۔¹⁶

تکافل کا مفہوم اور بنیادی تصور

تکافل اسلامی انشورنس کا وہ نظام ہے جو باہمی تعاون، امداد اور اجتماعی ذمہ داری کے اصول پر قائم ہوتا ہے۔ الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کے نزدیک تکافل کی بنیاد تعاون علی البر، انسانی ہمدردی اور اجتماعی تحفظ کے اسلامی تصور پر قائم ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اسلامی تکافل کا مقصد تجارتی منافع کے بجائے اجتماعی کفالت اور معاشرتی تعاون کو فروغ دینا ہے۔¹⁷

روایتی بیمہ اور اسلامی تکافل میں فرق

الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے روایتی تجارتی بیمہ اور اسلامی تکافل کے درمیان واضح فرق بیان کیا۔ ان کے نزدیک تجارتی بیمہ میں سود، غرر اور مالیاتی استحصال کے عناصر پائے جاتے ہیں، جبکہ اسلامی تکافل باہمی تعاون اور شرعی اصولوں پر قائم ہوتا ہے۔ انہوں نے اس بات کی وضاحت کی کہ تکافل میں شرکاء ایک دوسرے کی مدد کے لیے مالی تعاون کرتے ہیں، نہ کہ محض تجارتی منافع حاصل کرنے کے لیے۔¹⁸

مقاصد شریعت کی روشنی میں تکافل

الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے تکافل کو مقاصد شریعت کے عین مطابق قرار دیا۔ ان کے نزدیک اسلامی تکافل انسانی جان، مال اور معاشرتی استحکام کے تحفظ میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اسی لیے انہوں نے تکافل کو معاصر اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے ایک ضروری اور مفید نظام قرار دیا۔¹⁹

15 الزرقاء، مصطفیٰ الزرقاء، الفقہ الاسلامی فی ثوبہ الجدید، ص 1193۔

16 الزحیلی، محمد الزحیلی، مصطفیٰ الزرقاء فی تفسیرہ اصولیاً، ص 1511۔

17 القرطابی، یوسف القرطابی، دور التیم والاخلاق فی الاقتصاد الاسلامی، ص 279۔

18 الزحیلی، وصیة الزحیلی، أصول الفقہ الاسلامی، ج 2، ص 1891۔

19 الزرقاء، مصطفیٰ الزرقاء، المدخل الفقہی العام، ج 1، ص 1519۔

الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کے منہج میں تکافل کی بنیاد تعاون اور اجتماعی ذمہ داری پر قائم ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اسلامی معاشرہ باہمی امداد اور اجتماعی کفالت کے اصولوں پر استوار ہوتا ہے، اور تکافل اسی اسلامی روح کی عملی تعبیر ہے۔ ان کے مطابق تکافل کا نظام افراد کو معاشی خطرات سے تحفظ فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ معاشرتی یکجہتی کو بھی مضبوط بناتا ہے۔

فقہی قواعد کی تطبیق

الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے تکافل کے جواز میں متعدد فقہی قواعد سے استدلال کیا۔ انہوں نے الضرر یزال کے اصول کی بنیاد پر یہ موقف اختیار کیا کہ انسانی اور معاشی نقصان کو کم کرنے کے لیے اجتماعی مالی تعاون جائز ہے۔ اسی طرح انہوں نے المشقة تجلب التيسير اور العادة مخرجة جیسے قواعد کو بھی جدید انشورنس مسائل میں مؤثر بنیاد قرار دیا۔

الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کی فقہی فکر نے جدید اسلامی تکافل کمپنیوں اور مالیاتی اداروں پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ آج متعدد اسلامی بینک اور مالیاتی ادارے صحت، تجارت، گاڑی، جائیداد اور سرمایہ کاری کے شعبوں میں تکافل خدمات فراہم کر رہے ہیں۔ یہ تمام عملی صورتیں الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کے اس اجتہادی منہج سے متاثر ہیں جس میں شریعت اور معاصر انسانی ضروریات کے درمیان توازن قائم کیا گیا۔²⁰

جدید اقتصادی چیلنجز اور تکافل

معاصر دور میں عالمی معاشی بحران، تجارتی خطرات اور غیر یقینی مالی حالات نے تکافل کی اہمیت کو مزید بڑھا دیا ہے۔ الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے جدید اقتصادی تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے تکافل کے اجتہادی اور عملی پہلوؤں پر زور دیا۔ ان کے نزدیک اسلامی مالیاتی اداروں کو چاہیے کہ وہ تکافل کے نظام کو مزید مؤثر، شفاف اور شرعی اصولوں کے مطابق بنائیں۔²¹

الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کی آراء نے معاصر فقہی اکیڈمیوں، شرعی بورڈز اور اسلامی مالیاتی اداروں پر نمایاں اثرات مرتب کیے۔ متعدد اسلامی فقہی اداروں نے تکافل کے جواز اور عملی تنظیم میں ان کے اصولی منہج سے استفادہ کیا۔ ان کی فقہی فکر نے اسلامی انشورنس کو ایک قابل عمل شرعی متبادل کے طور پر مضبوط بنیاد فراہم کی۔

معاصر مالیاتی عقود میں الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کے منہج کا استعمال

معاصر دور میں مالیاتی اور تجارتی معاملات میں غیر معمولی وسعت پیدا ہوئی ہے۔ جدید بینکاری، عالمی تجارت، سرمایہ کاری، ڈیجیٹل مالیات اور بین الاقوامی اقتصادی روابط نے ایسے نئے مالیاتی عقود کو جنم دیا ہے جن کی قدیم فقہی ذخیرے میں براہ راست مثالیں موجود نہیں تھیں۔ ان جدید مسائل کے حل کے لیے معاصر فقہاء اسلام نے اجتہادی مناہج اختیار کیے، جن میں الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کا منہج نہایت اہم اور مؤثر سمجھا جاتا ہے۔ الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے معاصر مالیاتی عقود کو فقہی قواعد، مقاصد شریعت، عرف، مصلحت اور ضرورت کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کی۔ ان کے نزدیک اسلامی فقہ ایک زندہ اور متحرک نظام ہے، جو ہر دور کے نئے معاشی اور مالیاتی مسائل کا حل پیش کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔²²

معاصر مالیاتی عقود کا مفہوم

معاصر مالیاتی عقود سے مراد وہ جدید مالیاتی معاہدات ہیں جو موجودہ اقتصادی اور تجارتی نظام میں رائج ہیں، جیسے مراہجہ بینکاری، اجارہ، استصناع، اسلامی بانڈز، سرمایہ کاری فنڈز، الیکٹرانک تجارت اور جدید شرائطی معاہدات۔ الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کے نزدیک ان عقود کا جائزہ صرف ظاہری شکل کی بنیاد پر نہیں بلکہ ان کے مقاصد، اثرات اور شرعی اصولوں کی روشنی میں کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ جدید مالیاتی معاملات میں اصل اعتبار حقیقت، مصلحت اور شریعت کے عمومی مقاصد کا ہوتا ہے۔²³

20 أبو غدة، عبد الستار أبو غدة، بحوث في المعاملات والتمويل الإسلامي، ص 163۔

21 السنهوري، عبد الرزاق السنهوري، مصادر الحق في الفقه الإسلامي، ج 1، ص 651۔

22 الزرقاء، مصطفیٰ الزرقاء، المدخل الفقهي العام، ج 1، ص 1561۔

23 القرطبي، يوسف القرطبي، الاجتهاد في الشريعة الإسلامية، ص 521۔

الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کے اجتہادی منہج کی بنیاد قرآن و سنت، فقہی قواعد، عرف، مصلحت اور مقاصد شریعت پر قائم تھی۔ انہوں نے قدیم فقہی ذخیرے سے استفادہ کرتے ہوئے جدید مالیاتی مسائل میں اجتہاد کی راہ اختیار کی اور یہ واضح کیا کہ فقہ اسلامی ہر دور کے معاشی حالات سے ہم آہنگ رہنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اسی لیے وہ ایسے فقہی منہج کے قائل تھے جو نصوص شرعیہ کی روح کو برقرار رکھتے ہوئے معاصر انسانی ضروریات کو بھی پیش نظر رکھے۔²⁴

مراسم کے جدید اطلاقات

الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے مراسم کے جدید بینکاری استعمالات کو اصولی طور پر جائز قرار دیا، بشرطیکہ اس میں حقیقی خرید و فروخت اور ملکیت کی منتقلی پائی جائے۔ آپ کے نزدیک مراسم کو صرف سودی قرض کا حیلہ نہیں بننا چاہیے بلکہ اسے حقیقی تجارتی بنیادوں پر قائم ہونا چاہیے۔ اسی وجہ سے ان کا منہج اسلامی بینکوں کے لیے ایک متوازن شرعی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔²⁵

اجارہ اور اجارہ منہج بالتملیک

معاصر مالیاتی اداروں میں اجارہ اور اجارہ منہج بالتملیک کا وسیع استعمال ہوتا ہے۔ الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے ان عقود کی جدید صورتوں کا فقہی تجزیہ کیا اور ان کے شرعی ضوابط متعین کیے۔ ان کے نزدیک اجارہ اس وقت جائز ہے جب اس میں منفعت، ذمہ داری اور ملکیت کے اصول واضح ہوں اور معاہدہ شفاف انداز میں طے کیا جائے۔ انہوں نے اجارہ کو اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے ایک مفید اور قابل عمل مالیاتی ذریعہ قرار دیا۔²⁶

استصناع اور سلم کی تطبیقات

الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے استصناع اور سلم جیسے قدیم فقہی عقود کو جدید صنعتی اور تجارتی ضروریات کے مطابق قابل تطبیق قرار دیا۔ ان کے نزدیک یہ عقود جدید پیداوار، تعمیرات اور تجارتی منصوبوں میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اسی لیے اسلامی مالیاتی ادارے آج استصناع کو تعمیراتی، صنعتی اور پیداواری منصوبوں میں وسیع پیمانے پر استعمال کر رہے ہیں۔²⁷

الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے معاصر مالیاتی عقود میں فقہی قواعد سے وسیع استفادہ کیا۔ انہوں نے العادۃ المحکمۃ کے اصول کے تحت جدید تجارتی عرف کو معتبر قرار دیا، بشرطیکہ وہ نصوص شرعیہ سے متصادم نہ ہو۔ اسی طرح انہوں نے المشقۃ تجلب التیسیر اور الضرر یزال جیسے قواعد کو جدید مالیاتی پیچیدگیوں کے حل میں مؤثر بنیاد قرار دیا۔²⁸

جدید سرمایہ کاری اور اسلامی مالیات

معاصر سرمایہ کاری کے میدان میں الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے اسلامی اصولوں کی روشنی میں متعدد اجتہادی آراء پیش کیں۔ انہوں نے اجتماعی سرمایہ کاری، شراکتی منصوبوں اور حقیقی اثاثہ جاتی تجارت کو اسلامی معیشت کے لیے مفید قرار دیا۔ ان کی فقہی فکر نے اسلامی سرمایہ کاری فنڈز اور جدید اسلامی مالیاتی منصوبوں کے لیے مضبوط شرعی بنیاد فراہم کی۔²⁹

الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کی فقہی فکر نے اسلامی بینکاری، کفائل کمپنیوں، اسلامی سرمایہ کاری اداروں اور شرعی بورڈز پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ متعدد فقہی اکیڈمیوں اور مالیاتی اداروں نے جدید عقود کے شرعی جائزے میں ان کے اجتہادی منہج سے استفادہ کیا۔ ان کی علمی خدمات نے معاصر اسلامی مالیاتی نظام کو ایک متوازن اور عملی بنیاد فراہم کی۔

24 الزحلی، وجہ الزحلی، أصول الفقہ الاسلامی، ج 2، ص 1937۔

25 أبو غدة، عبد الستار أبو غدة، بحوث فی المعاملات والتمويل الاسلامی، ص 177۔

26 السنهوري، عبد الرزاق السنهوري، مصادر الحق فی الفقہ الاسلامی، ج 1، ص 681۔

27 الزرقاء، مصطفیٰ الزرقاء، المدخل الفقہی العام، ج 1، ص 1591۔

28 السیوطی، جلال الدین عبد الرحمن بن أبی بکر السیوطی، الأشباه والنظائر، دار الکتب العلمیة، بیروت، 1998ء، ص 163۔

29 القرطبي، يوسف القرطبي، الخصائص العامة للإسلام، ص 309۔

فقہی قواعد کی مالیاتی اداروں میں عملی تطبیقات

اسلامی مالیاتی اداروں کی بنیاد فقہ اسلامی کے ان اصولوں اور قواعد پر قائم ہے جو شریعت کے مقاصد، عدل اجتماعی اور انسانی مصلحت کو یقینی بناتے ہیں۔ معاصر دور میں جب اسلامی بینکاری، مکافل، سرمایہ کاری اور جدید مالیاتی عقود نے وسعت اختیار کی تو فقہی قواعد کی اہمیت مزید نمایاں ہو گئی۔ انہی قواعد کی روشنی میں معاصر مالیاتی مسائل کا شرعی حل تلاش کیا جاتا ہے اور اسلامی مالیاتی اداروں کے عملی نظام کو منظم کیا جاتا ہے۔ الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے معاصر مالیاتی اداروں میں فقہی قواعد کے استعمال کو نہایت اہم قرار دیا۔ ان کے نزدیک فقہی قواعد اسلامی فقہ کی روح اور اس کی عملی تطبیق کا بنیادی ذریعہ ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ جدید مالیاتی معاملات میں صرف جزوی فقہی نصوص کافی نہیں بلکہ کلی فقہی قواعد اور مقاصد شریعت کی روشنی میں اجتہاد ضروری ہے۔³⁰

فقہی قواعد کا مفہوم اور اہمیت

فقہی قواعد ایسے کلی اصول ہیں جن کے تحت متعدد جزوی مسائل شامل ہوتے ہیں اور جن کے ذریعے مختلف فقہی و مالیاتی معاملات کا حکم متعین کیا جاتا ہے۔ الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کے نزدیک فقہی قواعد اسلامی مالیاتی نظام کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ بنانے میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ معاصر مالیاتی اداروں کی شرعی بنیادوں کو مضبوط بنانے کے لیے فقہی قواعد سے استفادہ ناگزیر ہے۔³¹

قاعدہ الامور بمقاصدہا کی تطبیق

الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے مالیاتی معاملات میں قاعدہ الامور بمقاصدہا کو بنیادی اہمیت دی۔ ان کے نزدیک مالیاتی عقود کا شرعی حکم صرف ظاہری صورت پر نہیں بلکہ ان کے مقصد، نیت اور حقیقی اثرات پر بھی موقوف ہوتا ہے۔ اسی اصول کی بنیاد پر انہوں نے اسلامی بینکاری میں مراہجہ، اجارہ اور دیگر مالیاتی عقود کے جائز اور ناجائز استعمال کے درمیان فرق واضح کیا۔³²

قاعدہ الضرر یزال اور مالیاتی نظام

الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے قاعدہ الضرر یزال کو معاصر مالیاتی اداروں میں نہایت اہم قرار دیا۔ ان کے نزدیک اسلامی مالیاتی نظام کا مقصد ایسے اقتصادی معاملات کو فروغ دینا ہے جو ظلم، استحصال اور معاشی نقصان سے پاک ہوں۔ اسی لیے انہوں نے سودی استحصال، غیر شفاف سرمایہ کاری اور ناجائز مالیاتی خطرات کی مخالفت کی۔³³

قاعدہ المشیئة تجلب التیسیر کی عملی صورتیں

معاصر مالیاتی نظام میں پیچیدہ تجارتی اور بینکاری معاملات کے باعث بعض اوقات غیر معمولی دشواریاں پیدا ہوتی ہیں۔ الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے ان مسائل کے حل میں قاعدہ المشیئة تجلب التیسیر سے استفادہ کیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ شریعت کا مقصد انسانی زندگی کو آسان بنانا ہے، اس لیے مالیاتی معاملات میں ایسی سہولت دی جا سکتی ہے جو شرعی اصولوں سے متصادم نہ ہو۔ اسی بنیاد پر انہوں نے بعض جدید مالیاتی عقود اور بینکاری معاملات میں اجتہادی آسانی کو قبول کیا۔³⁴

30 العوا، محمد سلیم العوا، الفقہ الاسلامی فی طریق التجدید، ص 611۔

31 زیدان، عبد الکریم زیدان، المدخل لدراسة الشريعة الإسلامية، ص 801۔

32 الزرقاء، مصطفیٰ الزرقاء، المدخل الفقہی العام، ج 1، ص 1637۔

33 أبو غدة، عبد الستار أبو غدة، بحوث فی المعاملات والتمويل الإسلامی، ص 203۔

34 القرضاوی، یوسف القرضاوی، دور القیم والأخلاق فی الاقتصاد الإسلامی، ص 319۔

قاعدہ العادۃ محکمۃ اور جدید عرف

الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے معاصر مالیاتی معاملات میں عرف اور تجارتی رواج کو بڑی اہمیت دی۔ انہوں نے قاعدہ العادۃ محکمۃ کے تحت جدید بینکاری عرف، تجارتی اصطلاحات اور مالیاتی معاہدات کو معتبر قرار دیا، بشرطیکہ وہ شریعت کے اصولوں کے خلاف نہ ہوں۔ اسی وجہ سے اسلامی مالیاتی اداروں نے جدید مالیاتی دستاویزات اور تجارتی نظاموں کو فقہی اصولوں کے مطابق اختیار کیا۔³⁵

قاعدہ الیقین لایزول بالمشک کی تطبیق

الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کے نزدیک مالیاتی معاملات میں اعتماد، شفافیت اور یقینی معلومات بنیادی اہمیت رکھتی ہیں۔ اسی لیے انہوں نے قاعدہ الیقین لایزول بالمشک کو معاصر مالیاتی اداروں میں اہم اصول قرار دیا۔ اس اصول کی بنیاد پر مالیاتی معاہدات، سرمایہ کاری اور تجارتی لین دین میں واضح شرائط اور یقینی معلومات کو ضروری قرار دیا جاتا ہے۔³⁶

اسلامی بینکاری میں فقہی قواعد کا استعمال

اسلامی بینکاری کے مختلف شعبوں میں فقہی قواعد کی عملی تطبیقات واضح طور پر دیکھی جاسکتی ہیں۔ مراءبہ، مضاربہ، مشارکہ، اجارہ اور استئمان جیسے عقود میں فقہی قواعد کے ذریعے شرعی رہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔ الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے ان تمام عقود میں فقہی قواعد کو بنیادی شرعی معیار قرار دیا۔³⁷

تکافل اور سرمایہ کاری میں فقہی قواعد

تکافل اسلامی انشورنس اور اسلامی سرمایہ کاری کے میدان میں بھی فقہی قواعد بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے تکافل کے جواز میں قاعدہ الضرر یزال اور التعاون کے اصولوں سے استدلال کیا۔ اسی طرح اسلامی سرمایہ کاری میں شفافیت، عدل اور حقیقی تجارت کے اصول فقہی قواعد ہی کی عملی تعبیر ہیں۔³⁸

اسلامی مالیاتی اداروں میں مقاصد شریعت کی تطبیق

اسلامی مالیاتی اداروں کی بنیاد صرف فقہی جزئیات یا ظاہری شرعی احکام پر قائم نہیں بلکہ ان کی اصل روح مقاصد شریعت کے تحفظ میں مضمر ہے۔ معاصر اسلامی مالیاتی نظام میں مقاصد شریعت کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، کیونکہ یہی مقاصد اسلامی معیشت کو عدل، توازن، انسانی فلاح اور معاشرتی استحکام کی طرف رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے اپنے فقہی اور اقتصادی منہج میں مقاصد شریعت کو غیر معمولی اہمیت دی اور جدید مالیاتی اداروں میں ان کی عملی تطبیق پر زور دیا۔ الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کے نزدیک اسلامی مالیاتی نظام کا مقصد محض سود سے اجتناب نہیں بلکہ ایک ایسا معاشی ماحول قائم کرنا ہے جس میں انسانی مصلحت، اخلاقی ذمہ داری، اقتصادی عدل اور معاشرتی تعاون کو فروغ حاصل ہو۔ اسی لیے انہوں نے معاصر مالیاتی معاملات کو مقاصد نقطہ نظر سے سمجھنے کی کوشش کی اور اسلامی بینکاری و مالیاتی اداروں کے لیے ایک متوازن اجتہادی منہج پیش کیا۔³⁹

35 الزحلی، وہبۃ الزحلی، الفقہ الاسلامی وأدلیہ، ج 5، ص 4591۔

36 عثمانی، محمد تقی عثمانی، مقدمۃ فی التمويل الاسلامی، ص 151۔

37 الزرقاء، مصطفیٰ الزرقاء، الفقہ الاسلامی فی ثوبہ الجدید، ص 1347۔

38 شابر، محمد عمر شابر، نحو نظام نقدي عادل، ص 237۔

39 الزحلی، محمد الزحلی، مصطفیٰ الزرقاء فقیہاً وأصولیاً، ص 1617۔

اسلامی بینکاری میں مقاصدی تطبیق

اسلامی بینکاری میں الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کے مقاصدی منہج کی واضح تطبیقات دیکھی جاسکتی ہیں۔ انہوں نے مراہجہ، اجارہ، مشارکہ اور مضاربہ جیسے عقود میں حقیقی معاشی سرگرمی، شفافیت اور عدل کو ضروری قرار دیا۔ ان کے نزدیک اسلامی بینکوں کو محض سودی نظام کے متبادل کے بجائے ایک حقیقی اسلامی معاشی نظام کے طور پر کام کرنا چاہیے۔⁴⁰

مکافل اور معاشرتی تحفظ

الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے مکافل اسلامی انشورنس کو مقاصدِ شریعت کے مطابق ایک اہم مالیاتی نظام قرار دیا۔ ان کے نزدیک مکافل انسانی جان و مال کے تحفظ اور اجتماعی تعاون کے اصول کو فروغ دیتا ہے۔ اسی وجہ سے انہوں نے مکافل کو اسلامی معاشی استحکام اور معاشرتی فلاح کا مؤثر ذریعہ قرار دیا۔⁴¹

معاصر مالیاتی چیلنجز اور مقاصدی اجتہاد

معاصر مالیاتی دنیا میں ڈیجیٹل تجارت، عالمی سرمایہ کاری، الیکٹرانک بینکاری اور جدید سرمایہ کاری فنڈز جیسے نئے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے ان مسائل کے حل میں مقاصدِ اجتہاد کو بنیادی اہمیت دی اور اس بات پر زور دیا کہ شریعت کے مقاصد کو سامنے رکھ کر جدید مالیاتی مسائل کا حل تلاش کیا جائے۔ ان کی فقہی فکر نے معاصر اسلامی مالیاتی اداروں کو جدید اقتصادی چیلنجز سے نمٹنے کے لیے مضبوط اصولی بنیاد فراہم کی۔⁴²

اسلامی مالیاتی اداروں کو درپیش معاصر چیلنجز اور الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کے منہج کی افادیت

عصر حاضر میں اسلامی مالیاتی ادارے عالمی اقتصادی نظام میں ایک اہم متبادل کے طور پر ابھرے ہیں۔ اسلامی بینکاری، مکافل، سرمایہ کاری فنڈز اور دیگر اسلامی مالیاتی اداروں نے نہ صرف مسلم دنیا بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی اپنی اہمیت منوائی ہے۔ تاہم جدید اقتصادی نظام کی پیچیدگی، عالمی مالیاتی تغیرات، ڈیجیٹل معیشت اور سرمایہ دارانہ غلبے کے باعث اسلامی مالیاتی اداروں کو متعدد چیلنجز کا سامنا ہے۔ انہی مسائل کے حل میں الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کا فقہی اور اجتہادی منہج غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے معاصر مالیاتی مسائل کے حل کے لیے ایک ایسا متوازن منہج پیش کیا جو فقہی اصولوں، مقاصدِ شریعت، عرف، مصلحت اور اجتماعی اجتہاد پر قائم ہے۔ ان کی فقہی فکر اسلامی مالیاتی اداروں کو جدید چیلنجز سے نمٹنے کے لیے ایک مضبوط اصولی بنیاد فراہم کرتی ہے۔⁴³

سودی عالمی نظام کا چیلنج

اسلامی مالیاتی اداروں کو سب سے بڑا چیلنج عالمی سودی مالیاتی نظام سے درپیش ہے۔ بین الاقوامی تجارت، عالمی بینکاری اور سرمایہ کاری کا بڑا حصہ سودی اصولوں پر قائم ہے، جس کی وجہ سے اسلامی مالیاتی اداروں کو عملی مشکلات پیش آتی ہیں۔ الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے اس مسئلے کے حل کے لیے حقیقی اسلامی مالیاتی متبادل پیدا کرنے پر زور دیا اور یہ واضح کیا کہ اسلامی معیشت محض سود سے اجتناب کا نام نہیں بلکہ ایک مکمل اقتصادی نظام ہے۔⁴⁴

40 القرضاوی، یوسف القرضاوی، الاجتہاد فی الشریعة الاسلامیة، ص 591۔

41 شابر، محمد عمر شابر، نحو نظام نقدي عادل، ص 251۔

42 زیدان، عبد الکریم زیدان، الوجیز فی اصول الفقہ، مؤسسة قرطبہ، بغداد، 1987ء، ص 431۔

43 القرضاوی، یوسف القرضاوی، الاجتہاد فی الشریعة الاسلامیة، ص 641۔

44 الزرقاء، مصطفیٰ الزرقاء، الفقہ الاسلامی فی ثوبہ الجدید، ص 1497۔

معاصر اسلامی بینکاری پر ایک اہم اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ بعض اسلامی مالیاتی ادارے صرف ظاہری اسلامی اصطلاحات استعمال کرتے ہیں جبکہ عملی طور پر ان کے معاملات سودی نظام سے بہت زیادہ مشابہ ہوتے ہیں۔ الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے ایسے صوری معاملات اور غیر حقیقی شرعی حیلوں کی مخالفت کی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اسلامی مالیاتی معاملات میں اصل اعتبار مقاصد شریعت، حقیقی تجارت اور معاشی عدل کا ہونا چاہیے۔⁴⁵

جدید مالیاتی پیچیدگیوں کا چیلنج

ڈیجیٹل بینکاری، الیکٹرانک تجارت، کرپٹو کرنسی، عالمی سرمایہ کاری اور جدید مالیاتی ٹیکنالوجی نے نئے فقہی سوالات پیدا کیے ہیں۔ الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے اجتہادی منہج کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ فقہ اسلامی کو جدید اقتصادی تبدیلیوں کے مطابق فعال کردار ادا کرنا چاہیے۔ ان کے نزدیک فقہی قواعد اور مقاصد شریعت جدید مالیاتی پیچیدگیوں کے حل میں بنیادی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔⁴⁶

الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کے منہج کی افادیت

الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کا اجتہادی منہج معاصر اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے نہایت مفید اور قابل عمل ثابت ہوتا ہے۔ ان کا منہج فقہی اصولوں اور معاصر اقتصادی تقاضوں کے درمیان توازن قائم کرتا ہے اور اسلامی مالیاتی اداروں کو جدید چیلنجز کے حل کے لیے عملی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے مقاصد شریعت، فقہی قواعد، عرف اور مصلحت کو بنیاد بنا کر ایسا منہج پیش کیا جو عصر حاضر کے مالیاتی مسائل میں مؤثر کردار ادا کر سکتا ہے۔⁴⁷

الشیخ مصطفیٰ الزرقاء نے اجتماعی اجتہاد کو معاصر مالیاتی مسائل کے حل کے لیے ضروری قرار دیا۔ ان کے نزدیک فقہاء، ماہرین اقتصاد اور مالیاتی ماہرین کے باہمی تعاون سے ہی ایسے شرعی حل پیدا کیے جاسکتے ہیں جو جدید دنیا کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہوں۔ اسی فکر نے معاصر فقہی اکیڈمیوں اور شرعی بورڈز کو جدید مالیاتی اجتہاد کی طرف متوجہ کیا۔

اسلامی مالیاتی اداروں میں الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کے منہج کا تجزیاتی جائزہ

اسلامی مالیاتی اداروں کے حوالے سے الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کا منہج معاصر اسلامی فقہ میں ایک متوازن، اجتہادی اور مقاصدی منہج کی حیثیت رکھتا ہے۔ انہوں نے جدید مالیاتی مسائل کو صرف روایتی فقہی جزئیات تک محدود نہیں رکھا بلکہ مقاصد شریعت، عرف، مصلحت اور فقہی قواعد کی روشنی میں ان کا حل پیش کیا۔ ان کی فقہی فکر نے اسلامی بینکاری، تکافل اور جدید مالیاتی عقود کو ایک مضبوط اصولی بنیاد فراہم کی، جس سے اسلامی مالیاتی اداروں کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق ترقی کرنے میں مدد ملی۔ الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ انہوں نے فقہ اسلامی کو ایک زندہ اور متحرک نظام کے طور پر پیش کیا۔ ان کے نزدیک اسلامی مالیاتی نظام کا مقصد صرف سود سے اجتناب نہیں بلکہ معاشرتی عدل، انسانی مصلحت اور اقتصادی استحکام کا قیام بھی ہے۔ اسی وجہ سے انہوں نے جدید مالیاتی معاملات میں اجتماعی اجتہاد، شرعی نگرانی اور حقیقی تجارتی اصولوں پر زور دیا۔

تاہم بعض معاصر علماء نے ان کے بعض اجتہادی رجحانات پر تنقید بھی کی ہے۔ بعض ناقدین کے مطابق انہوں نے جدید مالیاتی مسائل میں مصلحت اور ضرورت کے اصول کو نسبتاً زیادہ وسعت دی، جس سے بعض معاملات میں شرعی حیلوں کے امکانات پیدا ہو سکتے ہیں۔ لیکن ان کے مؤیدین کے نزدیک ان کا منہج دراصل شریعت کی روح اور عصر حاضر کی ضروریات کے درمیان اعتدال پیدا کرنے کی ایک کامیاب کوشش ہے۔ مجموعی طور پر الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کا منہج اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے ایک مؤثر، معتدل اور قابل عمل فقہی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ ان کی علمی خدمات نے معاصر اسلامی مالیاتی نظام کو اصولی استحکام، اجتہادی وسعت اور مقاصدی شعور عطا کیا، جس کی افادیت آج بھی اسلامی بینکاری اور مالیاتی اداروں میں نمایاں طور پر محسوس کی جاتی ہے۔⁴⁸

45 القرآن ضاوی، یوسف القرآن ضاوی، دور القيم والأخلاق فی الاقتصاد الإسلامي، ص 381۔

46 الزحیلی، وصیة الزحیلی، أصول الفقه الإسلامي، ج 2، ص 2127۔

47 ایضاً، ج 2، ص 2143۔

48 شبرا، محمد عمر شبرا، الإسلام والتحدی الاقتصادي، ص 381۔

خلاصہ کلام

معاصر اسلامی مالیاتی نظام کی تشکیل اور ارتقا میں الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کی فقہی و اجتہادی خدمات نہایت نمایاں حیثیت رکھتی ہیں۔ انہوں نے فقہ اسلامی کو ایک متحرک اور ارتقائی نظام کے طور پر پیش کرتے ہوئے جدید مالیاتی مسائل کے حل کے لیے قرآن و سنت، فقہی قواعد، مقاصد شریعت، عرف، مصلحت اور اجتماعی اجتہاد کو بنیادی مآخذ قرار دیا۔ ان کے نزدیک اسلامی مالیاتی اداروں کا مقصد صرف سود سے اجتناب نہیں بلکہ معاشرتی عدل، اقتصادی استحکام، شفافیت، انسانی فلاح اور دولت کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنانا ہے۔ اس تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی بینکاری، ہکافل، مضاربہ، مشارکہ، اجارہ، استئذان اور دیگر جدید مالیاتی عقود میں الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کے اجتہادی منہج کی واضح عملی تطبیقات موجود ہیں۔ ان کی فقہی فکر نے معاصر اسلامی مالیاتی اداروں، شرعی بورڈز، فقہی اکیڈمیوں اور بین الاقوامی اسلامی مالیاتی تنظیموں کو ایک متوازن، مقاصدی اور قابل عمل فقہی بنیاد فراہم کی ہے۔ اگرچہ ان کے بعض اجتہادی رجحانات پر علمی تنقید بھی کی گئی ہے، تاہم مجموعی طور پر ان کا منہج شریعت کے اصولوں اور عصر حاضر کے معاشی تقاضوں کے درمیان اعتدال پیدا کرنے کی ایک کامیاب علمی کاوش ثابت ہوتا ہے۔

نتائج

1. الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کا اجتہادی منہج قرآن و سنت، فقہی قواعد، مقاصد شریعت، عرف، مصلحت اور اجتماعی اجتہاد پر مبنی ایک جامع اور متوازن فقہی نظام ہے۔
2. انہوں نے ثابت کیا کہ فقہ اسلامی ایک متحرک نظام ہے جو ہر دور کے جدید معاشی اور مالیاتی مسائل کا شرعی حل پیش کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔
3. اسلامی بینکاری میں مضاربہ، مشارکہ، اجارہ اور دیگر اسلامی مالیاتی عقود کی فقہی تشکیل اور اصولی استحکام میں ان کے نظریات نے اہم کردار ادا کیا۔
4. ہکافل (اسلامی انشورنس) کے نظریاتی اور عملی فروغ میں الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کی خدمات بنیادی اہمیت کی حامل ہیں، خصوصاً باہمی تعاون اور مقاصد شریعت کی بنیاد پر اسلامی انشورنس کے تصور کو مضبوط بنانے میں۔
5. انہوں نے جدید مالیاتی معاملات میں فقہی قواعد، خصوصاً الأمور بمقاصدھا، الضرر یزال، المشقة تجلب التيسیر اور العادة محكمة کو مؤثر اجتہادی بنیاد کے طور پر استعمال کیا۔
6. ان کی فقہی فکر نے معاصر اسلامی مالیاتی اداروں، شرعی بورڈز، جامع فقہیہ اور بین الاقوامی اسلامی مالیاتی معیارات کی تشکیل پر نمایاں اثرات مرتب کیے۔
7. انہوں نے اسلامی مالیاتی اداروں کو صرف سودی نظام کا متبادل قرار دینے کے بجائے انہیں عدل، شفافیت، حقیقی تجارت، معاشرتی ذمہ داری اور انسانی فلاح پر مبنی اخلاقی اقتصادی نظام کے طور پر متعارف کرایا۔
8. معاصر مالیاتی چیلنجز، جیسے ڈیجیٹل بینکاری، جدید سرمایہ کاری، فریک اور عالمی مالیاتی تبدیلیوں کے تناظر میں بھی الشیخ مصطفیٰ الزرقاء کا اجتہادی منہج مؤثر، قابل عمل اور عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ دکھائی دیتا ہے۔

مصادر و مراجع

- أبو غدة، عبد الستار. بحوث في المعاملات والتمويل الإسلامي. جدة: مجموعة دلة البركة، 2001.
- الزحيلي، محمد. مصطفیٰ الزرقاء فقیہاً و اصولیاً.
- الزحيلي، وهبة. أصول الفقه الإسلامي. دمشق: دار الفكر.
- الزحيلي، وهبة. الفقه الإسلامي وأدلته. دمشق: دار الفكر.
- الزرقاء، مصطفیٰ أحمد. الفقه الإسلامي في ثوبه الجديد. دمشق: دار الفكر، 1968.
- الزرقاء، مصطفیٰ أحمد. المدخل الفقهي العام. دمشق: دار الفكر.
- الزرقاء، مصطفیٰ أحمد. نظام التامين: حقيقة والرأي الشرعي فيه. دمشق: دار القلم، 1984.
- زيدان، عبد الكريم. المدخل لدراسة الشريعة الإسلامية.

- زيدان، عبد الكريم. الوجيز في أصول الفقه. بغداد: مؤسسة قرطبة، 1987.
- السنهوري، عبد الرزاق أحمد. مصادر الحق في الفقه الإسلامي. بيروت: دار إحياء التراث العربي، 1954.
- السيوطي، جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر. الأشباه والنظائر. بيروت: دار الكتب العلمية، 1998.
- شابرا، محمد عمر. الإسلام والتحدي الاقتصادي.
- شابرا، محمد عمر. نحو نظام نقدي عادل.
- العوا، محمد سليم. الفقه الإسلامي في طريق التجديد.
- القرضاوي، يوسف. الاجتهاد في الشريعة الإسلامية.
- القرضاوي، يوسف. الخصائص العامة للإسلام.
- القرضاوي، يوسف. دور القيم والأخلاق في الاقتصاد الإسلامي.
- عثمان، محمد تقي. مقدمة في التمويل الإسلامي. كراتشي: مكتبة معارف القرآن، 2009.